

شذرات

عربی ثقافت و تہذیب کا زیریں دوڑ تو وہ تھا، جس کا آغاز عربی خلافت کے قیام اور بلنداد کی تائیں سے ہوا۔ عربی سے ہماری مراد عربی زبان میں اس ثقافت و تہذیب کا ہونا ہے۔ اس دو زیریں کا سلسلہ پلاکو خان تاریخ کے ہاتھوں ۱۲۵۸ء میں بفسد اد کی تباہی تک کسی نکسی شکل میں برابر جاری رہا۔ تاریخی سیلاپ و سلطی ایشیا سے پچھوٹا، اور وہ ہرات بلخ سے لے کر دمشق تک اس ساری سر زین کی ثقافت و تہذیب کو خس و خاشک کی طرح بپاکرے گیا۔ اس سے کوئی ڈیڑھ صدی پہلے شام و فلسطین و مصر پر کم و بیش ایک سو سال تک یورپی صلیبیوں کے حملے ہوتے رہے، جن کی وجہ سے ان ممالک کی علمی و ثقافتی زندگی کے تمام آثار ختم ہو گئے۔ اس کے بعد عربی قوموں کا وہ طویل دور تاریخی شروع ہوتا ہے جس میں ثقافت و تہذیب تو ایک طرف رہی، قرآن مجید کی فصیح عربی زبان مختلف علاقوں کی عامی زبانوں کے سلے دب گئی۔ چنانچہ انیسویں صدی کے شروع کے بارے میں یہا جاتا ہے کہ اس وقت خاص مصری فصیح عربی زبان صرف ہامعہ انہی کی چاروںواری کے اندر لوٹی جاتی تھی۔

غرض عربی ثقافت و تہذیب کے عروج کا ایک دور تو وہ تھا اور ایک دور یہ ہے جس کی ابتداء فلسطین پر اعلاءوں صدی کے اواخریں پولین کے حملے سے ہوئی ہپیلوں تو ناکام واپس چلا گیا لیکن اس کے بعد پہلے مصری پھر نام فلسطین ولیبان میں اور اب ایک طرف سعودی عرب اور پنج فارس کی عرب امارتوں اور دوسری طرف یونیون ایجمن اور مراکش میں کلاسیکی عربی ادب اور دنیا کی بڑی بڑی زبانوں کے ادب حال اور دوسرے علوم و فنون کی جن پیچ پہلے پر کتابیں شائع ہو رہی ہیں، انھیں دیکھ کر عربی ثقافت و تہذیب کا پہلا دور زیریں یاد آ جاتا ہے۔ اس دور کی طرح اس وقت تراجم پر بہت نور دیا جا رہا ہے اور دنیا کی ہر زبان سے بلند پایہ کتابوں کے ترجمے کیے جا رہے ہیں۔ نیز ہرگز ادھر ہر فرن کی صنعتیات کی مختلف کتابیں شائع کی جاتی ہیں۔ مراکش کے ایک رملے نے بتایا ہے۔ عالم یہیں جامعہ انہر کی طرف سے انگریزی زبان میں ایک ”مرجع طبعی“ چھپا ہے جس میں اعضا یہ ہیں انسانی کی تشریح ہے۔ اس کے ساتھ ماتحت عربی کا کلاسیکی ادب بڑے اقسام سے شائع کیا جا رہا ہے اور اس کی کتابوں کی مفہومیات کی کم روکھی جاتی ہیں کہ ایک نئو سلطنتی الحال آدمی انھیں خرید سکے۔ خدا کرے عربی ثقافت و تہذیب کے ساتھ عربی سیاست و میکنیکی ترقی کمے۔